8۔ آنگن

خدیجہ مستور

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
چھکے چھوٹنا	گھبرا جانا، حواس باختہ ہونا	مبہم	مشکوک، وہ جس کا مطلب صاف نہ ہو
آنگن	صحن	ڈھیلے	مٹی کے بڑے ٹکڑے
ٹھاٹ	آن بان، شان و شوکت	سوانگ رچایا	بھیس بدلنا، فریب دینا
ممنونیت	احسان مندی		

مشق

سوال نمبر ۱۔ درج ذیل سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(الف) عالیہ کس کے جہز کے کپڑے سی رہی تھی؟

جواب: اپنی چچازاد بہن چھمی کے جہز کے کپڑے سی رہی تھی۔

(ب) بڑے چچا کو دیکھ کر چھمی کو کیا خیال ستانے لگتا؟

جواب: بڑے چچا کو دیکھتے ہی اسے پاکستان کا خیال ستانے لگتا۔

(ج) جمیل اور بڑے چچا میں اختلاف کی کیا وجہ تھی؟

جواب: جمیل مسلم لیگی تھا اور چچا کٹر کانگریسی تھے لہذا اس وجہ سے ان دونوں کے درمیاں نظریاتی اختلافات تھے۔

(د) کانگریسی جلوس دیکھ کر چھمی نے کیا ردِ عمل ظاہر کیا؟

جواب: "اگر میرے دروازے کے پاس سے جلوس نکلا تو ڈھیلے ماروں گی"۔ ان پر پتھر برسا کر سب کو زخمی کر دوں گی۔

(ہ) کیا چھمی واقعی مسلم لیگی تھی؟

جواب: چھمی لیگی ویگی کچھ نہیں تھی بڑے چچا کو جلانے کے لیے یہ سوانگ رچایا تھا۔

(و) بڑے چچا کو چبوترے پر لیٹے دیکھ کر عالیہ کے دل میں کیا خواہش پیدا ہوئی؟

جواب: عالیہ نے کواڑوں کی اوٹ سے جھانک کر باہر دیکھا، بڑے چچا صاف ستھرے بستر پر پاؤں پھیلائے سکون سے لیٹے تھے۔ سامنے پیپل کے گھنے درخت سے چاند کی روشنی اُبھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ عالیہ کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ بھی باہر چبوترے پر جا بیٹھے۔

سوال نمبر ۲۔ چھمی کے کردار پر چند سطریں لکھیں۔

جواب: چھمی ایک لاپروا لڑکی ہے اسے نہ اپنے اور نہ اپنے گھر والوں کے مستقبل کی فکر ہے۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر کسی نہ کسی سے لڑنا شروع ہو جاتی اور اس میں ایک اچھی عادت بھی تھی کہ وہ اپنی بڑی بہن عالیہ سے محبت اور احترام کرتی تھی۔ لیکن اس کے چچا اس کے سخت خلاف رہتے تھے۔ اس کے

لیے بڑے چچا کی کانگریسی ہر وقت مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے لگاتی ہے اور گلی میں بچوں کو جمع کر کے "بن کے رہے گا پاکستان" کا جلوس نکالتی ہے۔ کوئی موقع نہیں چھوڑتی بڑے چچا کو چھیڑنے کا۔

سوال نمبر ۳۔ درج ذیل الفاظ و محاورات کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

بے نقط سنانا، تجسّس، کوفت ہونا، بے ہنگم، مبہم، سوانگ رچانا۔

الفاظ	جملوں میں استعمال
بے نقط سنانا	جب دو عورتیں لڑپڑیں تو انھوں نے ایک دوسرے کو بے نقط سنائیں۔
تجسّس	وہ ہمیشہ زیادہ تجسّس والے ڈرامے دیکھتا ہے۔
مبہم	ماں کے بار بار پوچھنے پر بھی بچے نے مبہم سا جواب دیا۔
سوانگ رچانا	فقیر مختلف سوانگ رچا کر لوگوں سے بھیک مانگتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۔ درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) باپ بیٹے دونوں اپنے اپنے طنز کی آگ میں جل کر خود بخود بجھ گئے اور دونوں نے اس طرح منہ پھیر لیا جیسے ایک دوسرے کو بات کرنے کے لائق نہ سمجھ رہے ہوں۔

جواب: جمیل اور بڑے چچا کے نظریات میں فرق تھا ایک کا تعلق مسلم لیگ سے جب کہ دوسرے کا تعلق کانگریس کے ساتھ تھا۔ دونوں باپ بیٹے ہر وقت ایک دوسرے کی سیاسی وفاداریوں پر طنز کرتے۔ جملے

کستے اور پھر اپنے اپنے طنز کی آگ میں خود جل بجھ کر راکھ بن جاتے کیونکہ گھر میں ان دونوں کے درمیان بولنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو جلانے کے بعد ایک دوسرے سے یوں منہ پھر لیا جیسے ایک دوسرے کو بات کرنے کے لائق نہ سمجھتے ہوں۔

(ب) پہلے آزادی تو مل جائے، پھر سب ہوتا رہے گا اور پھر ہندوستانی لوگ پہلے حکومت کرنا بھی تو سیکھ لیں۔

جواب: عالیہ کی والدہ جب باپ بیٹے کے درمیان تکرار کو دیکھتی تو کہتی کہ تم دونوں تو یونہی آپس میں جھگڑ رہے ہو پہلے ہندوستان کو آزاد تو ہو لینے دو۔ بعد میں تم یہ سب کر لینا۔ کیونکہ ہندوستان کے لوگ تو اتنے جاہل ہیں کہ انہیں حکومت کرنا تک نہیں آتا۔ یہ لوگ آزادی ملنے کے بعد کس طرح حکومت چلائیں گے۔

(ج) خوشیوں کا کوئی پیمانہ اُس وقت چھمی کی مسرت کو ناپ نہیں سکتا تھا۔

جواب: چھمی نے جب گلی میں مسلم لیگ کے بچوں کا جلوس نکالا اور ان کے ہاتھوں میں مشعل دیکھے تو اتنی زیادہ خوشی تھی کہ اس کی خوشی کو کوئی آلہ نہیں ناپ سکتا تھا۔ کیونکہ جلوس اُن کے گھر کے دروازے کے سامنے سے گزرے گا۔ یعنی اس کی خوشی حد سے زیادہ اور ناقابلِ بیان تھی۔ یعنی وہ بے حد خوش تھی۔

سوال نمبر ۵۔ ماحول اور حالات انسانی رویّوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس بات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے چھمی کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: چھمی ایک لااُبالی لڑکی ہے جسے اپنے مستقبل کی کوئی پرواہ نہیں۔ چھمی ایک ایسی لڑکی ہے جو نفسیاتی اور جذباتی الجھنوں کا شکار ہے۔ ماں اور باپ دونوں کی عدم موجودگی نے اس کی کردار سازی پر غیر صحت مندانہ اثر ڈالا ہے۔ جمیل اس گھر کا ایک فرد ہے جس نے اسے پناہ دے رکھی ہے۔ اس لیے وہ سمجھتی

ہے کہ بالآخر اس کی شادی جمیل ہی سے ہونی ہے۔ بلاشبہ ماحول اور حالات انسانی رویوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ معمولی معمولی باتوں پر ہر کسی سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کریں، جو اصل عبارت کی ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔

موجودہ دور میں یوں تو ہزارہا مسائل ایسے ہیں جن کا تسلی بخش اور کسی قدر کار آمد حل تلاش نہیں کیا جاسکا لیکن دو مسائل ایسے ہیں جو دنیا بھر کے سائنس دانوں کی توجہ کا خاص مرکز بنے ہوئے ہیں، پہلا مسئلہ، خلائی تحقیق اور دوسرے سیاروں تک پہنچنے کی کوشش ہے۔ انسان جاننا چاہتا ہے کہ ہماری اس زمین سے پرے کون کون سی دنیائیں آباد یا غیر آباد ہیں اور اگر ضرورت پڑے تو انسان زمین چھوڑ کر کس دنیا میں آسانی سے پناہ لے سکتا ہے۔ دوسرا مسئلہ قطعی داخلی نوعیت کا ہے، یعنی کرۂ ارض پر رہتے ہوئے ہم اپنے لیے کس قدر مزید آسانیاں بہم پہنچا سکتے ہیں۔ دنیا سے بھوک، جہالت، افلاس اور امراض کا خاتمہ کرنے کے لیے ابھی ہمیں کن کن مراحل سے گزرنا ہے اور وہ کون سے طریقے ہیں، جن کی مدد سے بنی نوع انسان خوشگوار، محفوظ اور آرام دہ زندگی گزار سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کرۂ ارض کا داخلی مسئلہ خارجی مسئلے کی نسبت کہیں زیادہ مشکل اور اہم ہے۔ چاند یا مشتری پر کوئی سٹیشن قائم کرنا آسان ہے لیکن دنیا سے افلاس، جہالت اور امراض کا خاتمہ کرنا سخت مشکل، دشوار اور پریشانی کا باعث ہے۔

جواب: عنوان: <u>دنیا سے افلاس، جہالت اور امراض کا خاتمہ کرنا سخت مشکل ترین کام</u>

آج کے دور میں انسان چاہتا ہے کہ اُسے اس بات کا علم ہو کہ زمین سے باہر کون کون سی دنیا میں آباد ہیں۔ اگر انسان کو ضرورت پڑے تو وہ باآسانی ایک دنیا چھوڑ کر کسی اور دنیا میں آسانی سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ یہ تو پہلا مسئلہ ہے۔ اب دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہم کرہارض پر رہتے ہوئے اپنے لیے کافی حد

تک آسانی پیدا کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کرہارض کا داخلی مسئلہ خارجی مسئلہ کی نسبت زیادہ مشکل اور اہم ہے۔ چاند یا مشتری پر کوئی سٹیشن قائم کرنا آسان ہے لیکن دنیا سے افلاس، جہالت اور امراض کا خاتمہ بہت مشکل اور دشواری کا باعث بنتا ہے دوسرا مسئلہ پہلے مسئلے سے کہیں زیادہ مشکل اور اہم ہے۔

<u>ہدایت برائے اساتذہ:</u>

طلبہ کو تلخیص کا مفہوم بتائیں اور تلخیص کی مشق کروائیں۔